ھزارہ ھای خراسان

درج ذیل مقالہ معروف مورخ و محقق جناب الحاج کاظم یزدانی کی کتاب "تاریخ ھزارہ ھا" جلد دوئم صفحات 173 تا 197 کا تلخیص وترجمہ ہے (اسحاق علی محمدی)۔

خراسان ھزارہ سے مراد ھرات، قلعہ نو، بادغیس، غوریان، کوسویہ، باخرز، سرخس و تربت جام کے رہنے والے سنی العقیدہ ھزارہ آبادی ہے جو کہ طائفہ چھار اویماق کے ایک حصہ کو تشکیل دیتے ہیں۔ ماضی میں خراسان میں آباد ھزارستان میں آباد ھزارہ قوم کا ایک حصہ ہے، اور آج بھی کافی حد تک اپنے آداب و رسومات و قومی روایات کو ثابت و دائم رکھ ہوئے ہیں، تاھم سنی بھائیوں کے درمیان طویل بودوباش رکھنے کیوجہ سے سنی العقیدہ اور ان سے کافی قریب ہوگئے ہیں۔

خراسان میں آباد ھزارہ غیور، بہادر، جنگجو، توانا، جوانمرد، جفاکش، ھنرمند، مہمان نواز، پاک باز، صادق واقع ہوئے ہیں۔ ان کی اکثریت غیر اخلاقی اجتماعی برائیوں سے پاک اور حد درجہ وطن پرست ہیں، انہوں نے اپنے وطن کی آزادی واستقلال کیلیئے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور انکے درمیاں سے کئی نامور ھستیوں کا ظہور ہوا ہے، انکی تاریخ غنی اور نشیب و فراز سے بھری پڑی ہے۔

عصر حاضر میں جبکہ ایک طرف مہر و محبت، اخوت و دوستی اور اتحاد جیسے انسانی اوصاف مفقود ہوتے جارہے ہیں جبکہ دوسری جانب بُغض فاشیسٹ و شیطانی طاقتیں مختلف حیلے بہانوں سے محروم و ستم دیدہ اقوام میں تفرقہ اندازی میں مصروف ہیں ایسے میں ہمیں چاہیئے کہ ھم (شیعہ ھزارہ) انکی طرف اخوت و برادری کا ہاتھ بڑھائے اور تمام تباہ کن اندھے تعصّبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نئے سرے سے رشتوں کو استوار کریں کیونکہ اس پر آشوب دنیا میں محبت و اخوت سے بڑھکر کوئی شے نہیں۔

ھزارستان میں آباد ھزارہ اور دائزنیات ھزارہ کی مثال بچھڑے ہوئے بھائیوں کی سی ہے جنھیں فراق و جدائی نے یہ احساس دلایا ہے کہ یہ تجربہ کس قدر تلخ ہوتا ہے۔ اب انہیں باھمی دوستی وبرادری کی ضرورت کا بخوبی احساس ہے۔ پس یہ فطری امر ہے کہ ان حالات مین دونوں بھائیوں کا ملاپ ایک دوسرے کی قدر و قیمت کو مزید بڑھانے اور ان میں ایک مضبوط و پائیدار وحدت کو وجود میں لانے کا باعث بن سکتا ہے۔ امید ہے تحریر ھذا ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کیلیئے وسیلہ شُناخت وآشنائی اور از سر نو دوستی کا باعث بنے گا۔

فی زمانہ بادغیس وھرات میں ھزارہ آبادی چار لاکھ کے قریب ہے جو صوبہ بادغیس کی کل آبادی کا نصف ہے۔ صوبائی دارالحکومت قلعۂ نو، اس کے آس پاس کے تمام گاؤں اور ضلع کشک کی اکثر آبادی انہی کی ہے۔ قلعۂ نو جو ایک زمانہ میں ایک مستحکم فوجی قلعہ تھا درویش علی خان ھزارہ اور سلطان ھزارہ کے ہاتھوں تعمیر ہوا۔

صوبہ بادغیس تایخی غرجستان

(ھزارستان) کا حصہ ہے جسکا مرکز قلعہ نو فی زمانہ ایک چھوٹا سا بازار ہے جس میں تقریباً پانچ سو دوکانیں، گیارہ سرائے، ایک ھسپتال، ایک کالج اور ایک گرلز مڈل سکول موجود ہے۔ آجکل ھرات شہر میں دائزینیات ھزارہ نہایت قلیل تعداد میں آباد ہیں۔ لیکن ماضی میں انکی خاصی بڑی تعداد ھرات میں بود و باش رکھتی تھی جنکا ایک حصہ محمد خان الکوزئی کے دور حکومت میں جبکہ ایک اور حصہ اس کے بیٹے سعید محمد خان کے دور میں شہربدر یا پھر قتل کر دیا گیا۔ اسی طرح ھرات شہر کے گرد ونواح اور غوریان کے علاقے کوسویہ اور کرخ میں بھی ھزارہ بڑی تعداد میں آباد تھے مگر آج وہ پراکندہ اور ایک ملے جلے نسلی گروہ میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب یہاں خالص ھزارہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

دائزینیات ھزارہ کی اھم شاخیں

1۔ برنقری BORNAQARY

2۔ قحقہ QAHQAH

3۔ کندلان KONDALAN

4۔ بای بغہ BAYBUAH جو گل چقہ۔ درہ جوال۔ آوباریک و آبگری میں آباد ہیں۔

5۔ دایزنگی DAIZANGY کوکجائل و برنقری میں آباد ہیں۔

6۔ برات BARAT درہ چیغل و قلعہ چیغل میں آباد ہیں۔

7۔ گودر GODAR اصلاً دایکندی سے متعلق ہے۔

8۔ گندا GUNDA اصلاً دایکندی سے متعلق ہے۔

9۔ قودی QUDY پشت گودراب وماطنجی میں آباد ہیں۔

10۔ قلمنی QALAMNY

11۔ لاغری LAGHARY بیگوجل میں مقیم ہیں۔

12۔ ایسم بغہ ESIMBUQAH کوکجائل میں مقیم ہیں۔

13۔ مالکہ MAMAKAH

14۔ جعفری

15۔ قبچاق

16۔ خواجہ (سادات) انکی اکثریت غیر اقوام میں بودوباش رکھتی ہے البتہ ایک قلیل تعداد نکودری میں آباد ہے۔

طائفہ عبدل علاقہ اسماعیل اور طوائف

ادریس، تونتک، یحک درہ ھزارہ میثی میں آباد ہیں۔ اس کے علاوہ گل خانہ۔ لاغری، چشمہ زردک، ترق اور ترکمنستان بارڈر کے نزدیک چارسنگی، خواجہ سرخیان، کنج مرغاب، جوی خاصہ، چیچکتو وغیرہ میں بھی ھزارہ قوم بڑی تعداد میں آباد ہے۔ قلعہ نریمان میں ایک زیارتگاہ بھی ہے جہاں ھزارہ آبادی کے عقیدے کے مطابق سم دلدل یعنی حضرت علیؑ کے گھوڑے کی ٹاپوں کا نقش موجود ہے۔ یہ اس دور کی یادگار ہے جب ان کے آباء و اجداد شیعہ عقیدے کے پیروکار تھے۔ اسی طرح قلعہ پیر اس قوم کی ایک اور تایخی یادگار ہے۔ یہ قلعہ ایک صنوبر کے جنگل میں واقع ہے جو ماضی میں ایک مضبوط و مستحکم قلعہ رہ چکا ہے۔

سوسال قبل کے ہزارہ طوائف

ذیل ہزارہ طوائف بمعہ انکے رؤساکے نام آتے ہیں جیسے اینگلو افغان باونڈری کمیشن نے 1884 میں مرتب کیا ہے۔(۱)

نام طائفہ	تعداد	نام سربراہ
		شاہ غاسی غلام بیگ
برنقری	۳۵۰ خانوادہ	سلطانزادہ محمد مرداسلطان
مالکہ	۳۳۵ خانوادہ	حسن باتور وکیل
فرستان	۳۰۰ خانوادہ	ارباب شاہ نظر
درغربی	۷۰ ۴	ارباب بکہ محمد
کاکہ	۷۰ ۴	بابا بیگ وکیل
سرخابی	۳۲۰ خانوادہ	سلطان سہراب بیگ
کندلان	۳۱۵ خانوادہ	جہان بیگ وکیل
گدی	۱۴۰ خانوادہ	ارباب حقداد
ایسم نجہ	۱۲۰ خانوادہ	ارباب اسماعیل
بیکوجی	۱۹۰ خانوادہ	ارباب قربان
دایزنگی	۳۸۰ خانوادہ	مرتضیٰ خان
بروتی	۸۰ خانوادہ	ارباب شاہ مُراد
بوبک	۶۵ خانوادہ	ارباب علی
بیجنود	۳۵ خانوادہ	ارباب آھن فولاد
میرمیرک	۲۰ خانوادہ	رئیس ندارد
عبدل (ابدل)	۵۵ خانوادہ	عزیز ایز باشی
ایک نوکہ	۱۰ خانوادہ	نوراللہ
بای نجہ	۴۰ خانوادہ	جلال باتور
کوہموری	۳۵ خانوادہ	ارباب اسلام
کوہگداری	۲۰ خانوادہ	رحمان خان
تاجک	۲۰ خانوادہ	قربان

نام طائفہ	تعداد	نام سربراہ
خواجہ (سادات)	۳۵۰ خانوادہ	خواجہ عبدالعزیز
قبچاق	۳۰ خانوادہ	عبدالغفور
روی مات (زمات)		سلطان مرتضیٰ خان
میرکش		ارباب علی قلی مختار
آغاصوفی		ارباب رستم
قرغلیتو		ارباب عبدالقادر
روزی		ارباب احمد
لینلک		ارباب سعید احمد
مامہ شاہ (محمد) شاہ		ارباب محمد
زینک		ارباب کریم
سعیدی محمود		ارباب عبداللہ
غریانی		ارباب بچہ حاجی
کورہ ئی		ارباب حق نظر
آغاصوفی		ارباب بای محمد
زی مراد		اراب حسین
زی سوار		ارباب امیراللہ بای
زی برھان		ارباب محمد بیگ
اوگذشت		محمد عمر
خردہ خانہ		حسین باتور وکیل
قوم لسان		ارباب بابہ نظر
قلعہ خانہ		میرزا شکور
میروک دی		عبدالقادر
خواجہ لیار		ارباب بابہ نظر
کمری		اسلام قراولباشی
قدغی		رحیم داد

نام طائفہ	تعداد	نام سربراہ
جوکند		ارباب محمد
ادریس		ارباب عظیم
زی علی		ارباب فیض اللہ
زی نصیر		ارباب عظیم
مزایت (مزید)		ارباب رحمت
بیگل		ارباب رحیم
کندی		ارباب حقداد

(صرف) قلعہ نو ہزارہ کی کل آبادی 3855 خاندانوں تک جا پہنچتی ہے جبکہ ڈیورنڈ لائن کمیشن رپورٹ میں 4502 خاندان مندرج ہے۔

اصلیت ہزارہ بادغیس، ھرات، باخرز

اس میں کسی تردی کی گنجائش ہی نہیں کہ خراسان ہزارہ اور ہزارستان کے ہزارہ کا تعلق ایک قوم و سلسلہ نسب سے ہے۔ کیونکہ دائزینیات بصینہ وہی ہے جنکی جڑیں ہزارستان کے مختلف طوائف مثلاً دائزنگی، دایکندی، جاغوری، ارزگان، جفتو، بہسود، ترکمن، سرخ و پارسا میں دیکھنے کو ملتی ہے اور یہ امر انکے ناموں سے صاف ظاہر ہوتا ہے، جبکہ دوسری طرف ایسی بہت سی رسوم و رواج کا بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو بلکل اسی طرح ان میں رائج ہیں۔ ایک اور حقیقت انکا خدوخال ہے صرف اس فرق کے ساتھ کہ دیگر قبائل سے باھمی شادیوں کے باعث ان میں معمولی تبدیلی دیکھنے میں آتی ہے۔ ایک اور تائیدی نکتہ انکی زبان میں ہزارگی الفاظ و اصطلاحات کی موجودگی ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ لوگ اپنے آپکو اور ہزارستان کے ہزارہ کو ایک قوم اور ایک ہی سلسلہ نسب سے سمجھتے ہیں۔

دائزینیات کی وجہ تسمیہ

انہیں دائزینیات کوں کہا جاتا ہے؟ کیا دائزینیات ایک مفرد لفظ ہے یا مرکب؟ اور آخر میں یہ کہ اسکے معنی کیا ہے؟ میرے خیال میں لفظ دائزینیات ان لوگوں کی اپنی ایجاد کردہ ہے جو کہ عام اصطلاح میں 'جمع' ہے قیاس کے برعکس یعنی غیر مروجہ اور گرائمر کے اصولوں کے خلاف 'جمع' کے طرز پر جس میں فارسی اصطلاحات کو عربی زبان کے 'ایف' اور 'ت' کو ملا کر جمع بنایا جاتا ہے مثلاً غور کی جمع غورات اور بادغیس کی جمع بادغیسات اسی اصول کے تحت لفظ دائزینیات دراصل "دای" کی جمع ہے اور یا پھر دایزنگی و دایکندی کی جمع ہے۔ چونکہ صوبہ بادغیس کے ہزارہ، ہزارستان کے مختلف علاقوں میں آباد طوائف دایمیرداد، دایکلان، دایکندی، دایزنگی اور دیگر "دای۔۔۔۔وں" سے لاکر انہیں ان علاقوں میں جبراً آباد کیا گیا تھا اور پھر چونکہ انکی اکثریت کا تعلق طائفہ دایزنگی سے تھا اس لیئے انہیں دائزینیات کہا جانے لگا۔ بہرحال یہ میرا اپنا نقطۂ نظر ہے اور مجھے اس پر اصرار ھرگز نہیں کہ دوسرے بھی اسے من و عن قبول کریں۔

نوٹ!

(ا) انگلو افغان باونڈری کمیشن نے 1880 تا 1884 (بعد از آں 1888 تک سابقہ سوویت یونین سے ملحقہ افغان علاقوں کا طویل تفصیلی سروے کیا جو بعد میں پانچ جلدوں میں کلکتہ سے چھپ چکی ہے اسکی چوتھی جلد مکمل طور پر مغربی افغانستان میں آباد ہزارہ طوائف سے متعلق ہے جسکا فارسی میں ترجمہ "ہزارہ ھا و ہزارستان" کے نام سے جناب اکرم گیزابی نے کیا ہے جبکہ فوٹ نوٹس جناب کاظم یزدانی نے لکھے ہیں اور انہی کی کاوشوں سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے)۔ مترجم۔